نماز میں قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ

از قلم

مولانا ابو بکر غازی پوریؒ

منجانب

النعمان سوشل میڈیا سروسز

نماز میں قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ

غیر مقلدوں کی مسجد یں جن کو نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو گا تو وہاں اسے یہ بھی تماشا دیکھنے میں آیا ہو گا کہ یہ لوگ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو خوب پاؤں پھیلا کر اور بغل والے مصلی کے پاؤں کی کانی انگلی سے اپنے پاؤں کی کانی انگلی ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے بار بار وہ اپنے پاؤں کو حرکت بھی دیتے ہیں، اور اگر اتفاق سے ان کے بغل میں کوئی حنفی کھڑا ہو گیا تو ان کا یہ عمل ایسا مستمر ہوتا ہے کہ وہ حنفی بیچارہ سوچنے لگتا ہے کہ وہ کہاں آ پھنسا، اس کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔

غیر مقلدین حضرات بزعم خویش یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں کھڑے ہونے کا یہی مسنون طریقہ ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی کسی ایک حدیث سے ثابت نہیں کہ جماعت میں کھڑے ہونے والے مصلی پاؤں کی کانی انگلی ملا کر اور دونوں پاؤں چیر کر کھڑے ہوں نہ خود آپ ﷺ کا یہ عمل تھا اور نہ دوسروں کو آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا، غیر مقلدین حضرات اس بارے میں صحیح حدیث تو کیا ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے۔

نماز میں کھڑے ہونے کا یہ نہایت مکروہ طریقہ ہے، مگر اس مکروہ طریقہ قیام پر ہمارے برادران غیر مقلدین کو اتنا اصرار ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں یقیناً آنحضور ﷺ کا کوئی واضح ارشاد اور حکم بخاری و مسلم کی کسی حدیث میں موجود ہے، حالانکہ بخاری و مسلم تو کیا کسی بھی حدیث کی کتاب میں نماز میں کھڑے ہونے کی اس کیفیت کا ذکر

نہیں ہے، بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیسے متبع سنت سے تو ان کا عمل اس کے خلاف منقول ہے، مصنف عبدالرزاق میں حضرت نافع سے مروی ہے۔

ان ابن عمر کان لایفرسخ بینهما ۔یعنی حضرت عبداللہ بن عمر دونوں پاؤں کو پھیلا کر اور چیز کر نہیں کھڑے ہوتے تھے۔(ج ۲ص ۲۴۶) مگر اہلحدیث کہلوانے والے لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کے برخلاف جماعت میں کھڑے ہو کر پاؤں کی کانی سے کانی انگلی ملانے اور دونوں پاؤں پھیلانے ہی کو مسنون سمجھتے ہیں۔فیا للعحب

آیئے ہم اس مسئلہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی روشنی میں دیکھتے ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا علم حدیث میں جو مقام ہے وہ ہر طرح کے شبہ سے بالاتر ہے، رہے حافظ ابن حجر تو ان کے بارے میں مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں:

والحافظ ابن حَجر هذا هو امام الحفاظ فی زمانه......

فلم یکن فی عصره حافظ سواه

یعنی حافظ ابن حجر اپنے زمانہ میں حفاظ حدیث کے امام تھے۔ان کے زمانہ میں ان کے سوا کوئی دوسرا حافظ حدیث نہیں تھا۔

غرض حافظ ابن حجر شافعی رحمۃ اللہ علیہ باعتراف علماء غیر مقلدین اپنے زمانہ کے سب سے بڑے حافظ حدیث، سب سے بڑے محدث اور اول نمبر کے اہلحدیث تھے، اس لئے ان کی کسی تحقیق کو غیر مقلدین حضرات کو قبول کرنے میں قطعاً تردد نہ ہونا چاہیئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب یہ قائم کیا ہے۔

باب الصاق المنکب والقدم بالقدم فی الصف

یعنی یہ باب اس مسئلہ کو بتلانے کے لئے ہے کہ نماز کی صف میں کاندھے سے کاندھا اور قدم سے قدم ملانا چاہیئے۔

اول تو میں ناظرین سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ حضرت امام بخاری کے اس کلام میں غور فرمائیں کہ انہوں نے صف میں کھڑے ہونے کے لئے نہ اس کا ذکر کیا ہے نہ پاؤں چیر کر اور خوب پھیلا کر کھڑے ہوں اور نہ یہ فرمایا ہے کہ پاؤں کی کانی انگلی کو دوسرے کے پاؤں کی کانی انگلی سے ملا کر کھڑے ہوں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کا حاصل صرف یہ ہے کہ صف میں کاندھے سے کاندھا ملا کر اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونا چاہیئے۔

اب ذرا اس پر بھی آپ غور کرلیں کہ نماز میں پاؤں پھیلا کر اور پاؤں کی کانی انگلی کو دوسرے کے پاؤں کی کانی انگلی سے ملا کر کھڑے ہونے کی شکل میں کیا کاندھے سے کاندھا مل سکتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ اس شکل میں کبھی کاندھے سے کاندھا مل ہی نہیں سکتا، ہم اپنی ان سطور کو پڑھنے والوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ تجربہ کر کے میری بات کی تصدیق کرلیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تو کاندھے کے علاوہ قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونے کو مسنون قرار دے رہے ہیں اور ہمارے برادران غیر مقلدین پاؤں کی چھوٹی انگلی (یا انگلیوں کو ملا کر کھڑے ہوتے ہیں پورا قدم ملا کھڑے ہونے کا منظر ان کی مساجد میں نظر نہیں آتا، یاد رہے کہ قدم کہتے ہیں پاؤں کے پورے نچلے حصہ کو

اس باب کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

رأیت الرجال یلصق منا یلرق کعبہ بکعب صاحبہ

یعنی میں نے دیکھا کہ ہم میں کا آدمی اپنے ٹخنہ کو اپنے بغل

والے ساتھی کے ٹخنہ سے ملا کر کھڑا ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ یہ تھا کہ جب لوگ نماز میں صف باندھ کر کھڑے ہوتے تھے تو نمازی بغل والے نمازی کے ٹخنہ سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہوتا تھا، ٹخنہ کہتے ہیں اس ہڈی کو جو ایڑی کے اوپر اور پنڈلی کے نیچے ابھری ہوتی ہے۔

اب آپ جائیے غیر مقلدین حضرات کی مساجد میں اور دیکھئے کہ کیا وہ جماعت میں اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں، یعنی کیا ایک مصلی کا ٹخنہ دوسرے مصلی سے ملا ہوتا ہے، یا وہ پاؤں پھیلا کر اور چھوٹی انگلی ملا کر کھڑے ہوتے ہیں، میرا چیلنج ہے کہ آپ کو ایک مصلی بھی اس طرح کھڑا نظر نہیں آئے گا جو بغل والے مصلی کے ساتھ ٹخنہ ملا کر کھڑا ہو۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو نقل کرنے کے بعد امام بخاری نے اس باب کے تحت جو حدیث ذکر کی ہے وہ یہ ہے۔

عن انس عن النبی ﷺ قال: اقیموا صفوفکم فانی اراکم من وراء ظھری، وکان احدنا یلزق منکبه بمنکب صاحبه وقدمه بقدمه

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا، لوگو اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اس لئے کہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (کہ تم اپنی صفوں کو سیدھی رکھتے ہو یا نہیں، حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم میں کا نمازی اپنے کاندھے کو اپنے ساتھی کے کاندھے اور اپنے قدم کو اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔

اس حدیث میں ایک بات تو یہ غور کرنے کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں کی

انگلی سے انگلی ملا کر کھڑے ہونے کی بات تو در کنار کاندھا ملانے اور قدم ملانے کا بھی حکم نہیں دیا ہے، آپ کا صاف صاف تو حکم یہ ہے کہ اپنی صفوں کو سیدھی رکھو کاندھا سے کاندھا ملا کر یا قدم سے قدم ملا کر کھڑا ہونا یہ صحابہ کرام کا عمل تھا، اور غیر مقلدین کے یہاں نہ صحابہ کرام کا عمل حجت ہے نہ ان کا قول حجت ہے، اس لئے صحابہ کرام کے عمل سے ان حضرات کا استدلال کرنا خود ان کے عقیدہ خلاف ہے۔

اور ہمارا کہنا یہ کہ اللہ کے رسول ﷺ کا مقصد صرف اتنا تھا کہ نماز میں صف بالکل سیدھی ہو، صحابہ کرام اسی کا لحاظ رکھتے تھے، جس کی تعبیر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں یہ ہے کہ نمازی اپنے ٹخنوں سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہوتا اور اس کی تعبیر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں یہ ہے کہ نمازی اپنے ساتھی کے کاندھا سے کاندھا اور قدم ملا کر کھڑا ہوتا، حضرت انس اور حضرت نعمان دونوں کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ ہم لوگ نماز میں اپنی صفوں کو بالکل سیدھی رکھتے تھے جو آنحضور ﷺ کی تعلیم وارشاد کا مقصود تھا۔

ناظرین دیکھ رہے ہیں کہ کاندھا سے کاندھا ملانے یا قدم سے قدم ملانے یا ٹخنہ سے ٹخنہ ملانے کا حکم آنحضور اکرم ﷺ نہیں فرما رہے ہیں، آپ کا ارشاد تو صرف اتنا ہے کہ نماز میں صف کو سیدھی رکھو، اور چونکہ نماز میں صفوں کا سیدھی رکھنا اور مل کر کھڑا ہونا اور دو آدمیوں کے درمیان خلل کا نہ ہونا یہ نماز کا حسن اور شریعت کا مطلوب ہے اس وجہ سے آپ ﷺ صحابہ کرام کو ان امور کی بڑی تاکید فرماتے تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد تھا۔

اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله

صفوں کوسیدھارکھو، کاندھاکوکاندھے کے مقابلہ میں رکھو،صفوں کے درمیان خلل کو بند کرواور شیطان کے لئے جگہ مت چھوڑو، جوصف کو جوڑ کر کھڑا ہوتا ہے اللہ اس کو جوڑے رکھتا ہے اور جوصف کو کاٹ کر کھڑا ہوتا ہے اللہ اس سے اپنا ناطہ توڑلیتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر کی ایک روایت ہے جس کو ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح بتلایا ہے، اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

اقبل رسول اللہ ﷺ بوجهه فقال اقيموا صفوفكم ثلاثا واللہ لتقيمن صفوفكم اوليخالفن اللہ بين قلوبكم

یعنی آنحضو ﷺ نے اپنا چہرہ ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا، اپنی صفوں کوسیدھی رکھو، یہ تین بار فرمایا، اور پھر فرمایا خدا کی قسم تم اپنی صفوں کو ضرور ضرور سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف پیدا کردے گا۔

غرض اللہ کے رسول ﷺ کا نمازیوں کو جو حکم تھا وہ یہ کہ ان کی صفیں بالکل سیدھی ہوں اور دوآدمیوں کے بیچ جگہ چھوٹی ہوئی نہ ہو اور ایک نمازی کا کاندھا دوسرے کے کاندھے کے بالمقابل ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ کے انہیں ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی کیفیت کو بطور مبالغہ صحابہ کرام میں سے کسی نے یہ کہا کہ ہم لوگ اپنی صفوں کو اس طرح سیدھی رکھتی تھے کہ ہمارا کاندھا سے کاندھا ملا ہوا کرتا تھا، کسی نے یہ کہا کہ ہم کھڑے ہوتے تو ہمارا ٹخنہ سے ٹخنہ ملا ہوتا اور کسی نے یہ کہا کہ ہم قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہوتے اور مقصود سب کا یہی تھا کہ نماز میں ہماری صفیں سیدھی ہوا کرتی تھیں۔

اب جو میں نے یہ عرض کیا کہ صحابہ کرام کے یہ ارشادات اقامت صف اور تسویہ صف کی کیفیت کا بطور مبالغہ اظہار اور بیان ہے نہ کہ یہی شریعت کا حکم ہے، اس کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ حدیث میں ٹخنہ سے ٹخنہ ملا کر کھڑے ہونے کا بھی ذکر ہے، اور ٹخنہ سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہونا یہ ممکن نہیں ہے، اسی طرح الزاق المنکب یعنی کاندھا سے کاندھا ملا کر کھڑے ہونے کا بھی امکان نہیں ہے، الزاق کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی چیز کا کسی چیز سے چپکانا اور سٹانا، کیا بلا تکلف کے یہ ممکن ہے کہ نماز میں قدم سے قدم بھی ملا ہو اور کاندھا سے کاندھا بھی چپکا ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ محض صف کے سیدھی رکھنے کی تاکید تھی نہ کہ الزاق کے حقیقی معنی پر عمل کرنے کا حکم تھا، مگر برا ہو ان لوگوں کی سمجھ کا جو الفاظ کے ظواہر کو دیکھتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے حقیقت اوجھل رہتی ہے اور شریعت کا مقصود گم ہوتا ہے۔

میں یہ جو کہہ رہا ہوں کہ شریعت کا مقصود نماز میں صرف صفوں کو سیدھی رکھنے کی تاکید ہے اور آنحضور ﷺ کے ارشادات کی تعبیر صحابہ کرام نے اپنے اپنے انداز میں بطور مبالغہ کی تھی یہی بات حافظ ابن حجر جو اپنے زمانہ کے علم حدیث کے سب سے بڑے تاجدار تھے وہ بھی فرما رہے ہیں۔ امام بخاری کے اس ارشاد الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم کی شرح میں وہ فرماتے ہیں

المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خلله

(فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۱)

یعنی اس سے مراد امام بخاری کی یہ ہے کہ آدمی کو صف سیدھی رکھنے اور بیچ کی جگہ نہ چھوڑنے میں اہتمام اور مبالغہ سے کام لینا چاہئے

غرض اللہ کے رسول اور شریعت کا منشا تو بس اتنا ہے کہ نمازیوں کو اپنی صف بالکل سیدھی رکھنی چاہئے، دو آدمی کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہئے اور اس میں جتنا اہتمام ہو سکے

اسے کرنا چاہئے۔

غیر مقلدین حضرات نے شریعت کے منشاء و مقصود کو تو سمجھا نہیں اور صحابہ کرام نے صفوں کو سیدھی رکھنے کی جس کیفیت کو مبالغہ بیان کرنے کے لئے جو پرایہ بیان اختیار کیا تھا اسی کو اصل منشاء شریعت اور مراد رسول ﷺ سمجھ لیا اور پھر لگے نماز میں اپنے دونوں پاؤں پھیلانے اور پاؤں کی کانی انگلی سے اپنی کانی انگلی ملانے جس کا نہ اللہ نے حکم دیا نہ اللہ کے رسول نے اور جو نہ صحابہ کرام کا طریقہ و عمل تھا، اور اس عقل و فہم پر غرہ اتنا ہے کہ ہم جو نماز پڑھتے ہیں وہی اصل اہل سنت والی نماز ہے ور جو لوگ نماز میں پاؤں پھیلا کر اور کانی انگلی سے کانی انگلی ملا کر نیں کھڑے ہوتے ہیں ان کی نماز خلاف سنت اور خلاف شریعت ہے، مولانا صادق سیالکوٹی صاحب مشہور غیر مقلد عالم صلوۃ الرسول لکھتے ہیں۔

''پیر ٹخنے ایڑیاں پنڈلیاں اور مونڈھے خوب جوڑ کر کھڑے ہوا کرو'' ص ۲۲۷

پیر ٹخنے ایڑیاں پنڈلیاں اور مونڈھے خوب جوڑ کر اور بقول مولانا صادق صاحب کے چپکا کر اگر کھڑا ہونا ممکن ہے تو غیر مقلدین حضرات ذرا اس کیفیت پر عمل کر کے دکھلا دیں ہم ابھی عمل کرنے کے لئے تیار ہیں، غیر عملی باتوں کو زبردستی عملی قرار دینا معلوم نہیں یہ کس شریعت کا حکم ہے۔

نماز میں صف سیدھی رکھنے کے بارے میں بعض ارشادات رسول یہاں مزید ذکر کر رہا ہوں، ان ارشادات رسول میں وہ باتیں کہاں ہیں جن کا ذکر مولانا صادق سیالکوٹی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آپ خود بھی غور کر لیں۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ رسووا صفوفکم وقاربوا بینھا وحاذوا بالاعناق (ابو داؤد)

یعنی آنحضور ﷺ کا ارشاد تھا کہ تم اپنی صفوں کو جوڑے رکھو اور ان کو

قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو ایک دوسرے کے مقابل رکھو۔

عن النعمان بن بشير عن النبی ﷺ قال عباد الله تسوون صفوفكم او ليخالفن الله بين قلوبكم. (مسلم)

آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھی رکھو ورنہ اللہ تمہارے مابین اختلاف پیدا کردے گا۔

عن انس عن النبی ﷺ قال سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوة (بخاری)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ لوگو صفوں کو سیدھی رکھو اس لئے کہ صفوں کا سیدھی رکھنا نماز کو ٹھیک طرح سے پڑھنے کا ایک حصہ ہے۔

ان تمام ارشادات رسول میں آپ غور فرمائیں کہ وہ باتیں کہاں ہیں جن کا ذکر مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب صلوۃ الرسول میں کیا ہے، یعنی ٹخنہ سے ٹخنہ ملانا، ایڑیاں سے ایڑیاں ملانا، مونڈھے خوب جوڑ کر کھڑا ہونا۔

چونکہ غیر مقلدین یعنی جن کو اہلحدیث ہونے کا زعم ہے ان کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف کتاب وسنت پر عمل کرتے ہیں، ان سے اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ان ارشادات رسول کے بالکل خلاف آپ حضرات جو نماز میں پاؤں پھیلا کر اور انگلی سے انگلی ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اس کا ذکر کتاب وسنت میں کہاں ہے۔ تو کیا ان کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

آپ حضرات کا تو عقیدہ ہے ''قول صحابی حجت نیست'' یعنی صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔ **وافعال الصحابة لاتنهض الاحتجاج بها** صحابہ کے عمل سے دلیل نہیں

پکڑی جاسکتی۔ وفهم اصحابی لیس بحجة اور فہم صحابی حجت نہیں ہے۔ تو آخر احادیث رسول ﷺ کو چھوڑ کر نماز میں کھڑے ہونے کی کیفیت اگر آپ نے کسی صحابی سے اخذ بھی کی ہے تو یہ آپ کے عقیدہ کے خلاف ہے، آپ کے عقیدہ میں نہ صحابی کا قول حجت نہ فعل حجت نہ ان کی فہم حجت تو آخر ان کے کسی عمل سے آپ کا احتجاج جائز کیسے ہوگا؟ آپ کا عمل تو صرف کتاب وسنت کی روشنی میں ہونا چاہئے۔ اور میں حتمی انداز میں عرض کر رہا ہوں کہ نماز میں کھڑے ہونے کی وہ کیفیت جس پر غیر مقلدین کا عمل ہے اس کا ذکر نہ کتاب اللہ میں ہے نہ سنت رسول اللہ میں۔